اصلاحی بیان

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
ضبطِ تحریر: سید عطاء المنان بخاری

اچھی تجارت

نحمدہ‘ ونصلی علی رسولہ الکریم امّا بعد‘

قابل احترام بزرگو! دوستو اور معززہ ومکرمہ ماؤں! بہنو‘ بیٹیو! غالباً ھارون الرشید کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ ایک آدمی تصوف کا لبادہ اوڑھ کر اللہ اللہ کرواتا تھا۔ اس کے پاس بیٹھ کر اللہ اللہ کرنے والے لوگ اونچے اونچے مقامات پر پہنچ گئے ایک دن انہوں نے سوچا کہ یہ جو ذکر کرواتا ہے اس کا مقام تو دیکھیں کیا ہے؟ تو سارے توجہ کر کے بیٹھ گئے‘ وہاں کچھ بھی نہیں تھا تو اُن سب نے مل کر دعا کی اے اللہ اس آدمی کی وجہ سے ہم ذکر کرنے بیٹھے اور اس کی وجہ سے ہمیں ذکر کرنے کا شعور ہوا‘ تو اپنے فضل وکرم سے اس کو بھی اپنے انتہائی لطف وکرم سے مقاماتِ عالیہ عطا فرمادے جس ذکر کی برکت سے ہمیں نواز دیا ہے۔ اس کو بھی نواز دے‘ تو میرا حال بھی ایسا ہی ہے۔ میں تو اس معاملے میں صفر ہوں‘ آپ حضرات کی دعاؤں سے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے کچھ عطا فرمادے۔ میں تو اسی نیت سے بیٹھتا ہوں میرا حال اللہ جانتا ہے میری نیت کو بھی اللہ جانتا ہے وَھُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. کوئی آدمی کسی کے دل کے بھید نہیں جان سکتا۔ میں اسی نیت سے بیٹھتا ہوں کہ جتنے دوست ذکر کرنے آتے ہیں ان کی برکت سے میرے گناہ معاف ہوجائیں گے اور مجھے ان کی برکت سے ایک قطرہ بھی اللہ کی رحمت کا مِل گیا تو میرا کام بن جائے گا۔ آج کی اس محفل میں جو آیت کریمہ تلاوت کی گئی ہے‘ اس میں اللہ وتبارک تعالیٰ فرماتے ہیں ”اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتادوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچادے۔“ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔ اس کی سب سے بڑی بنیاد یہ ہے صدق دل سے‘ دل کی گہرائیوں سے اُس اللہ کو مان لو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ یہ تجارت کی بنیاد ہے۔ جو آدمی اللہ جل شانہٗ کو دل کی گہرائیوں سے وحدہٗ لاشریک مان کر اپنا مالک سمجھ کر اپنے آپ کو اس کے سامنے جواب دہ سمجھ کر اور حساب وکتاب دینے والا یقین کرلے گا اس نے تجارت کے خسارے سے بچنے کی پہلی بنیاد رکھ لی جب اُس نے پہلی بنیاد رکھ لی تو ان شاء اللہ العزیز اب یقین کیا جاسکتا ہے کہ باقی دیوار بھی ٹھیک ہوگی۔

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

اگر دیوار بنانے والا معمار پہلی اینٹ غلط رکھ دے تو ساری دیوار غلط ہوجاتی ہے چاہے اس کو ثریا تک لے جائے وہ ٹیڑھی ہی جائے گی اور جس مکان کی بنیاد ٹھیک ہوگی تو اس کی دیوار ان شاء اللہ جہاں تک لے جاؤ گے ٹھیک ہوگی تو تجارت نافعہ جس میں نقصان نہ ہو اس کی پہلی بنیاد تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ. اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اس کے بعد فرمایا جو میں اپنے نبیؑ بھیجتا ہوں ان پر ایمان لاؤ اللہ پاک کا تعارف کس نے کرایا؟ والدِ گرامی (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ ”ہم تو نہیں جانتے تھے کہ اللہ

کیا ہے ہمیں تو محمد ﷺ نے بتایا کہ یہ ہے ربّ محمد ﷺ۔ بہرحال اللہ اور رسول کی یہ دو بنیادیں پوری کرلیں تو یقین ہو گیا کہ جو تجارت ہم کریں گے اس میں نفع ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کا جو فرمان ہم مانتے جائیں گے‘ تجارت ٹھیک ہوتی جائے گی۔ اللہ کے رسول نے جو احکامات ارشاد فرمائے ہیں جب ہم ان پر عمل کرنا شروع کر دیں گے تو ان شاء اللہ راستے سے بھٹکیں گے نہیں۔

اب فرمایا وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وہ اعمال جو اللہ پاک نے ہم پر فرض کر دیئے ہیں ہمارا جسم قبول کرے نہ کرے عقل قبول کرے نہ کرے دل مانے نہ مانے اُن پر عمل کرو نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا‘ پڑھو! زکوٰۃ دینے کو جی نہیں چاہتا‘ فرض سمجھ کر ادا کرو اسی طریقے سے روزہ رکھنے کو اور اچھے اعمال کرنے کو‘ بے حیائی سے بچنے کو جی نہیں چاہتا‘ بچو۔ اور سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنی جان کو خدا کی بارگاہ میں پیش کرو‘ کن چیزوں کے ساتھ یعنی جب مال خرچ کرنے کا وقت آئے تو اللہ کا مال سمجھ کر خرچ کرو‘ گریز نہ کرو۔ غربا‘ یتاما‘ مساکین‘ بیواؤں پر خاندان کے افراد پر مال خرچ کرنے کا وقت آیا ہے بے دھڑک خرچ کرو اس خوف سے بُخل نہ کرو کہ مال خرچ کر دیا تو پھر یہ کم ہو جائے گا۔ اللہ کے راستے میں خرچ کیا ہوا مال ضائع بھی نہیں ہوتا اور کم بھی نہیں ہوتا۔ اَللہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ اضافہ کر دیتے ہیں‘ وہ اضافہ ایسا ہوتا ہے کہ اُس کا ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ آگے فرمایا وَاَنْفُسِکُمْ اور جہاں مال کے بعد تمہیں جان پیش کرنے کا موقع آ جائے تو جان کو پیش کرنے سے دریغ نہ کرو۔ اور دونوں چیزیں (مال اور جان) انسان کو محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں سے دونوں محبوب چیزیں مانگتا ہے۔ نفع کا سودا ہے ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم میرے راستے میں مال بھی خرچ کر دو‘ اور جان بھی۔ اگر تم اس جہادِ نفس اور جہادِ مال کی حقیقت کو سمجھ جاؤ کہ اس کی کیا حقیقت ہے؟ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ نیکی کا بدلہ بے حساب اور گناہ کا بدلہ اُتنا ہی ملتا ہے جتنا گُناہ کیا ہو۔ اِنّ اللہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ. لوگ تو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہے کہ اللہ کسی کو اس کے گناہ سے زیادہ سزا دے لیکن نیکی کا بدلہ اللہ بہت زیادہ دے دیتے ہیں۔ فرمایا پھر کیا ہو گا۔ یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ۔ میں خوش ہو کر تمہارے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور دنیا میں امن دوں گا۔ اور آخرت میں کیا ہو گا وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ آخرت میں یہ بدلہ ہو گا کہ جب تم یہ تجارت کر کے میرے پاس آؤ گے تو میں فیصلہ کروں گا کہ جس کو تم تصور بھی نہیں کر سکتے وہ نعمتیں دوں گا جن نعمتوں کا تمہارے خیال میں بھی گزر نہیں ہوا‘ تمہارے کانوں نے بھی نہیں سُنا‘ تمہاری آنکھوں نے مشاہدہ نہیں کیا۔ اور ایسی خوبصورت جنت ہو گی جس کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی تم خوش ہو جاؤ گے۔ میرے راستے میں مال جان قربان کرنے پر تمہیں جب یہ نعمتیں ملیں گی تو تم حسرت کرو گے کہ اے کاش! پھر مرتے‘ پھر زندہ ہوتے‘ پھر مرتے زندہ ہوتے اور زندگی بھر یہی کام کرتے رہتے۔ اللہ فرماتا ہے۔ وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْم. یہی ہے عظیم کامیابی مسلمانوں کی‘ میرے ماننے والوں کی۔ کامیابی کیا ہے کہ دنیا میں ایسی تجارت کریں کہ جس سے مَیں راضی ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی تجارت کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.